ایسی مثالیں آپ کو بہت ملینگی کہ لوگ محکوم سے حاکم اور بادشاہ بن گئے مگر ایک ہم ہیں کہ بادشاہ سے غلام اور حاکم سے رعیت بنے بیٹھے ہیں اور اس پر قانع ہیں یہ سب ہمارے ہی کرتوت کی بدولت ہوا جیسا کہ قرآن سے ثابت ہوتا ہے ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً أَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ الآیہ (پ ۱۰ س انفال ع ۷) ترجمہ یہ اسلئے ہوا کہ اللہ تعالیٰ کسی قوم سے اپنا انعام واکرام اسوقت تک نہیں ہٹاتا جب تک وہ خود اپنے حالات نہیں بدل لیتی۔ کسی نے خوب کہا ہے ؎

کہ ہم نے بگاڑا نہیں کوئی اب تک + وہ بگڑا نہیں آپ دنیا میں جب تک

توگویا جو کچھ بھی مصائب ہمارے اوپر ٹوٹ پڑے ہیں وہ محض ہمارے ہی اعمال کی بدولت۔ اگر آج بھی ہم اپنی حالت سدھار لیں تو یقیناً ترقی کے بام ثریا تک پہنچ سکتے ہیں۔ یعنی باہمی سارے اختلافات کو دور کرکے ایک جھنڈے کے نیچے آجائیں اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑلیں چنانچہ ارشاد ہوتا ہے وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا (آل عمران) یعنی اللہ کی رسی سب کے سب ملکر مضبوطی سے پکڑلو۔ ورنہ تفرق کا نتیجہ بہت ہی خراب ہوگا۔ ایک جگہ حدیث میں ہے يَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ یعنی اللہ کی مدد جماعت پر ہوتی ہے۔ اور جب اللہ کی مدد ہو تو یقیناً کامیابی ہوگی۔ اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ (آمین)

نصیحت

(ماخوذ از کلیات اکبر)

بیٹے کو لوگ کہتے ہیں آنکھوں کا نور ہے
ہے زندگی کا لطف تو دل کا سرور ہے

گھر میں اسی کے دم سے ہے ہر سمت روشنی
نازاں ہے اس پہ باپ تو ماں کو غرور ہے

خوش قسمتی کی اس کو نشانی سمجھتے ہیں
کہتے ہیں یہ خدا کے کرم کا ظہور ہے

اکبر بھی اس خیال سے کرتا ہے اتفاق
اس کا بھی ہے یہ قول کہ ایسا ضرور ہے

البتہ شرط یہ ہے کہ بیٹا ہے ہونہار
مائل ہے نیکیوں پہ برائی سے دور ہے

برتاؤ اس کا صدق و محبت سے ہے بھرا
اس میں نہ ہے فریب نہ ہے مکروزور ہے

افکار والدین میں ہے دل سے وہ شریک
ہمدرد ہے معین ہے اہل شعور ہے

راضی ہے اس پہ باپ کی جو کچھ ہو مصلحت
صابر ہے باادب ہے عقیل وغیور ہے

رکھتا ہے خاندان کی عزت کا وہ خیال
نیکوں کا دوست صحبتِ بد سے نفور ہے

کسبِ کمال کی ہے شب و روز اس کو دھن
علم و ہنر کے شوق کا دل میں وفور ہے

لیکن جو ان صفات کا مطلق نہیں پتا
اور پھر بھی ہے خوشی تو خوشی کا قصور ہے